ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE: 2789-8784

ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com

ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6,Issue No.3 (2024)
(July to September)

"طاہر نامے" غیر مطبوعہ مکتوبات از پیر محمد طاہر حسین قادری کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of"TahirNamey": Unpublished Letters of Pir Muhammad Tahir Hussain Qadri

ناصر عباس

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، جامعہ کراچی، کراچی

ڈاکٹر عظمی حسن

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، جامعہ کراچی، کراچی

Nasir Abbas

Ph.D Scholar,Department of Urdu Language and Literature,University Of Karachi, Karachi

nasirabbas2561976@gmail.com

Dr. Uzma Hassan

Assistant Professor,Department Of Urdu Language and Literature, University Of Karachi, Karachi

uzmahassan@gmail.com

Abstract:

This analytical study delves into the unpublished letters of Pir Muhammad Tahir Hussain Qadri, providing a comprehensive examination of their content, context, and significance. Through meticulous analysis, the research uncovers the personal, social, and political dimensions embedded within these letters, offering new insights into Qadri's thoughts and perspectives. The study highlights the historical and cultural relevance of his correspondence, revealing how his writings reflect the broader socio-political landscape of the time. By exploring these previously unpublished documents, the research contributes to a deeper understanding of Qadri's intellectual legacy and his impact on contemporary discourse. This abstract summarizes the primary objectives, methods, and findings of the study, emphasizing its importance in the field of historical and literary research.

Keywords: Pir Muhammad Tahir Hussain Qadri, perspectives,Source of Research, Intellectual legacy, intellectual legacy, literary research

"خط" عربی زبان کا لفظ ہے جو سطر یا تحریر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور مکتوب اور مراسلے کے معنوں میں بھی۔(۱) فارسی زبان میں بھی یہ لفظ انہی معنوں میں برتا گیا ہے۔ مکتوب کا مفہوم "فرہنگ فارسی دانش" میں کچھ اس طرح تحریر ہے، نوشتہ شدہ، ناصہ، رسالہ(۲)۔ انگریزی زبان میں خط کا مترادف لفظ لیٹر اور اس سے مراد(Wrote) ہے۔(۳)

خطوط نویسی کی قدامت کا انحصار تاریخ انسانی کی قدامت پر ہے۔ عربوں میں قبل اسلام بھی خط لکھنے کا رواج تھا لیکن ظہور اسلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم عصر بادشاہوں، سلاطین اور امراء کو باقاعدہ خطوط لکھے جو آج بھی محفوظ ہیں اور

ان کی تعداد تین سو کے قریب ہے۔ تاریخ اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطوط اور حضرت علیؑ کے "نہج البلاغہ" میں موجود خطوط، حضرت امام حسینؑ کے کوفیوں کے نام خطوط، نوشیرواں، حضرت امام غزالیؒ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خطوط اہمیت کے حامل ہیں۔ برصغیر میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مکتوبات "اسرار حقیقی" اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے "مکتوبات امام ربانی" خوب پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ مشائخ پنجاب پاکستان میں دور حاضر کے مشہور خطوط کے مجموعوں میں مکتوبات عشق از حضرت شیر محمد گیلانیؒ (م ۱۹۳۳ء) فتح پوری، مہر چشتیہ از حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ (م ۱۹۴۱ء)، پیام جلو آنوی از حضرت غلام محمد جلا آنویؒ (م ۱۹۵۲ء)، مسافر چند روزہ از بابو سرکارؒ (م ۱۹۷۴ء)، ابر کرم از حضرت سائیں پیر محمد کرم حسین قادریؒ (م ۱۹۹۱ء) اور مکاتیب ضیاالامت از جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری شامل ہیں۔

اُردو میں خطوط نویسی کی ابتداء ابھی تک بحث طلب ہے۔ اُردو کا پہلا مکتوب کون سا ہے اور پہلا مکتوب نگار کون ہے؟، تاحال محققین کسی ایک نام پر متفق نہیں ہو سکے۔ لیکن یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اُردو مکتوب نگاری کو صرف اَدب کا درجہ دینے میں خطوط غالب کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اب خط لکھنا فن نہیں بلکہ فن لطیف بن چکا ہے۔ علمی وادبی شخصیات کے خطوط سے ان کی تخلیقی شخصیت کو جانچنے میں مدد ملتی ہے۔ اگرچہ مکتوب نگاری اُردو زبان وادب میں ایک مقام حاصل کر چکی ہے تاہم اس فن کی قدامت ابھی تک زیر تحقیق ہے۔ زیر مطالعہ غیر مطبوعہ خطوط "طاہر نامے" معروف مورخ ادیب اور محقق پیر محمد طاہر حسین قادری کے تحریر کردہ ہیں ۔ آپ کا علمی وادبی کام برصغیر پاک وہند میں سلسلہ قادریہ کے لیے ایک تخصص ہے۔ آپ نے سلسلہ قادریہ کی تاریخ، تذکرہ اور سوانح پر وقیع کام کیا ہے۔ آپ ایک سوانح نگار، سفر نامہ نگار اور مکتوب نگار کی حیثیت سے علمی وادبی حلقوں میں داد تحسین پا چکے ہیں۔ آپ دور حاضر میں مکتوب نگاری کو ایک اہم ادبی خدمت سمجھ کر آج بھی نبھا رہے ہیں۔ اس ضمن میں ان کے ایک خط کا اقتباس دیکھیے۔ ڈاکٹر ادریس صاحب کو لکھتے ہیں:

> "اگرچہ آپ علمی و تحقیقی کاموں میں مصروف رہتے ہیں مگر اتنی بھی کیا مصروفیت کہ مجھ سے دو چار جو ابھی تک خطوط کو ایک ادبی خدمت سمجھتے ہوئے گھسیٹ رہے ہیں انہیں مصروفِ انتظار رکھا جائے"۔(۴)

"طاہر نامے" چار جلدوں میں زمانی ترتیب سے جمع کیے گئے ہیں۔ جلد اول جنوری ۱۹۹۰ء سے دسمبر ۲۰۱۰ء تک کے خطوط شامل کیے گئے ہیں۔ یہ کتابخانہ ابن کرم خانقاہ منگانی شریف جھنگ میں کمپوزڈ صورت میں محفوظ ہیں۔ اس جلد میں کل ۲۱۴ مکتوب شامل کیے گئے ہیں۔ پہلا خط درویش حاجی محمد نواز قادری کو ماہ رمضان میں لکھا گیا ہے۔ آخری خط ملک رب نواز قادری کو ۲۰ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو لکھا گیا۔ اس جلد میں شامل خطوط زیادہ تر یاران طریقت کو لکھے گئے ہیں۔ چند ایک خطوط ادیب اور شعراء کے نام بھی تحریر کیے گئے ہیں۔ مکتوبات اپنے دور کی تاریخ اور معاشرتی حالات سے متعلق وقیع معلومات باہم پہنچاتے ہیں۔ اُن کے خطوط نے جو شہر کے آشوب بیان کیے ہیں وہ مرزا غالب کے خطوط میں دہلی کے آشوب سے ایتلاف ظاہر کرتے ہیں۔ ۳۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو اپنے ایک خط میں پیر محمد طاہر حسین قادری اُس وقت کے حالات کے متعلق ایک درویش کو لکھتے ہیں:

> "جھنگ میں آج کل حالات بہت خراب ہیں۔ مولوی حق نواز پارٹی نے شیعوں کے چار آدمی مار ڈالے ہیں اور جھنگ میں مسلسل چھ دن سے کرفیو نافذ ہے"۔(۵)

اس جلد کے مجموعی خطوط کو دیکھا جائے تو یہ خطوط اپنے اندر اصلاحی پہلو زیادہ نمایاں رکھتے ہیں۔ دیگر متصوفانہ نکات، عشقیہ رموز اور مذہبی اور اخلاقی تربیت کے پہلو واضح دکھائی دیتے ہیں۔ کہیں پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عقیدت و محبت کا درس دیا جارہا ہے تو کہیں اس شہر کے احترام کا سلیقہ سکھایا جارہا ہے۔ اپنی بات کو عمدہ شعری تمثیل کے ساتھ مکتوب نگار اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مکتوب الیہ پر مفہوم واضح اور روشن ہو جاتا ہے۔ ایک خط کا اقتباس ملاحظہ ہو، لکھتے ہیں:

"زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، ماہ رمضان المبارک میں اس طرح عبادت کرو جیسا کہ معلوم ہو کہ یہ ہماری زندگی میں پھر نہ آئے گا۔ جب بھی خانہ کعبہ شریف حاضری دو تو میری طرف سے یہ عرض کرنا کہ تو رحیم ہے تو کریم ہے میرے لغزشوں پہ نظر نہ کر میری خوخطا تیری خوعطا، نہ وہ مجھ میں کم نہ وہ تجھ میں کما ور جب مدینہ حاضری ہو تو میری طرف سے ان الفاظ میں عرض کرنا ہزاروں رنج و غم ہیں اور عصیاں کرم ہوتا رہے گا ہے بگا ہے رسول اللہ دہائی آپ سے ہے کر بر حالِ طاہر لطف و نگا ہے"۔(۶)

دور حاضر میں انسان انفرادی اور اجتماعی سطح پر جس بے عملی اور کاہلی کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ وہ ہماری معاشرتی زندگی کے لیے تباہ کن ہے۔ بندہ ہر بات سے خود کو بری الذمہ قرار دے کر اپنے اعمال کی شامت دوسروں پر ڈال دیتا ہے۔ یہ آنکھیں ہمیشہ آگے کو دیکھتی ہیں اپنی طرف نہیں۔ ہر شخص ترقی اور کامیابی کا خواہاں ہے مگر محنت اور عمل کے بغیر۔ علامہ اقبال نے بھی زندگی کے بننے کا راز عمل میں ہی پوشیدہ قرار دیا ہے۔ ہمیشہ وہی لوگ آگے بڑھتے ہیں جو ہر وقت کام کرتے ہیں اور سستی و کاہلی کا شکار نہیں بنتے۔ "جب محنت سے محبت ہو جائے تو وقت بھی نکل آتا ہے۔"(۷) پیر محمد طاہر حسین قادری اپنے مریدین و رفقاء کو بے عملی چھوڑ کر متحرک رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اپنے ایک عقیدت مند کو خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہمارا حال ہمارے سامنے ہے۔ عمل اور تڑپ سے یکسر خالی ہوتے جارہے ہیں۔ ہر بات کے لیے کوئی نہ کوئی بہانہ گھڑ لیتے ہیں۔ قصور سارا اپنا ہے۔ ہمیشہ فرسودہ خیالات کی تاویلیں کرتے ہوئے اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت کرتے ہیں۔ جب فیصلہ خود ہی کرنا ہے تو پھر محاسبے کی کیا ضرورت ہے"۔(۸)

"طاہر نامے" کی دوسری جلد میں ۲۴۲ خطوط شامل ہیں۔ اس جلد میں زیادہ تر خطوط علمی و ادبی شخصیات کے نام ہیں۔ یہ خطوط اپنی علمی اہمیت و وقعت کے لحاظ سے بھی اہم ہے۔ اس مختصر مقالہ میں ہم تمام خطوط کا تجزیاتی مطالعہ پیش نہیں کر سکتے۔ یہ کام جامعاتی سطح کا متقاضی ہے۔ تاہم یہاں ہم چیدہ چیدہ خطوط کے اقتباسات کو زیر بحث لائیں گے۔ امجد اسلام امجد کے مطابق "ہر اچھا تخلیقی فن کار اپنی عمر سے آگے باتیں سوچتا ہے"۔(۹) پیر محمد طاہر حسین قادری ہمہ وقت کسی نہ کسی علمی کام کی جستجو میں فعال نظر آتے ہیں۔ اپنی علمی، مالی اور جسمانی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے ادب کی خدمت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ "دیوان قادری" کی تلاش اور پھر اس کے ترجمہ کی کاوش میں آپ جن دشواریوں کا سامنا کرتے ہیں۔ پروفیسر عبد العزیز جاوید کے نام ایک خط میں رقم طراز ہیں:

"میرے پاس اوچ شریف کے معروف گیلانی بزرگ حضرت سید محمد الحسنی ملقب شاہ محمد غوثؒ (المتوفی ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء) کا مجموعہ کلام دیوان قادری موجود ہے۔ جو چھوٹی تقطیع

کے ۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کئی ارباب علم و دانش کی فرمائش پر میں نے اس کی فوٹو
کاپی انہیں پیش کی لیکن سب نے اس بھاری پتھر کو چوم کر اپنے پاس رکھ لیا"۔(۱۰)

مزید ذکر کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ڈاکٹر جمیل قلندر صاحب نے یہ کام اپنے ذمہ لیا مگر دس غزلیات کی ترجمہ تشریح کے بعد وہ بھی پیچھے ہٹ گئے۔ ان غزلیات کا ترجمہ و تشریح مجلہ "آئینہ کرم" میں شائع ہو چکا ہے۔ اس دیوان کی قدامت پانچ سو سال ہے۔ اور اپنی اہمیت کے باوجود تا حال اشاعت پذیر نہیں ہوا۔ اس کا سب سے پہلے ذکر شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ نے "اخبار الاخبار" میں کیا ہے۔ پیر صاحب کی علم اور کتاب دوستی قابل دید ہے۔ وہ نہ صرف کتابیں پڑھنے اور لکھنے کا شوق رکھتے ہیں بلکہ کتابوں کی جمع آوری کا اعلی ذوق بھی رکھتے ہیں۔ دور دراز سے کتب منگواتے ہیں۔ بیرون ممالک اور آن لائن کتب کی خرید کر روز بروز اپنی لائبریری میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ ہر خط میں کسی نہ کسی کتاب کی جستجو اور سلسلہ قادریہ کے متعلق مآخذ کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔ معروف نقاد ڈاکٹر سید عبد اللہ کے بقول جہاں کھودو وہاں تعمیر کے پتھر نکلتے ہیں۔ آپ نے نہ صرف کتابوں کو جمع کر کے رکھ دیا بلکہ اہل علم اور اسکالرز کے لیے قابل دسترس بنا دیا۔ ان کے لیے ہر ممکن سہولیات فراہم کیں تا کہ علم کی خیرات بڑھتی رہے اور یہ روشنی پھیلتی رہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر تحسین فراقی کے نام ایک خط کا اقتباس ملاحظہ ہو:

"بندہ نے خانقاہ پر ایک اقامتی لائبریری قائم کی ہے جس میں تادم تحریر چودہ ہزار مطبوعات اور ڈیڑھ سو کے قریب مخطوطات اور ان کے عکسہوں گے۔ مختلف یونیورسٹیوں سے استفادہ کرنے والے لوگ آتے رہتے ہیں۔ رہائش اور طعام کی خدمت ہم اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ دنوں کی قید نہیں ہفتہ، عشرہ، جتنے دن کوئی رہے"۔(۱۱)

یہ خط جولائی ۲۰۱۸ء کا ہے اور اب ۲۰۲۴ء ہے۔ امید ہے کتابوں کی تعداد دوگنا سے بھی بڑھ چکی ہو گی۔ مکتوبات کی دوسری جلد میں ایک اہم علمی و ادبی پہلو بھی سامنے آیا ہے کہ خطوط میں مختلف کتب پر تاثرات مکتوب الیہ کو بھیجے گئے ہیں۔ کتب پر تاثرات یا تبصرہ بذات خود ایک علمی کام ہے۔ اس سے خطوط کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔ کچھ رسائل و جرائد کے مدیران کے نام خطوط بھی اس جلد کا حصہ ہیں، جن میں ماہنامہ "پیام آگہی" اور سہ ماہی "انوار رضا" اور دیگر شامل ہیں۔ جن کتب پر تاثرات لکھے گئے ان میں چند "اشک گل"، تمہاری باتیں" اور "تحفۃ الاعوان" وغیرہ بطور مثال پیش کی جاسکتی ہیں۔ اس جلد میں اپنے خط میں کچھ اشعار تحریر کیے ہیں جن کا ایک مصرعہ ضرب المثل بن گیا اور دوسرا گردش ایام میں گم ہو گیا۔ ان میں ایک دو یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

"ہر دور میں چلتا ہے پیمانہ محمد کا آباد خدا رکھے میخانہ محمد کا میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو
تلاش کروں تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے"۔(۱۲)

اس مجموعہ مکاتیب کے مکتوب الیہ میں ادب کے بڑے بڑے نامور نام آتے ہیں۔ جن میں بطور خاص ڈاکٹر عارف نوشاہی، ڈاکٹر جاوید اقبال، ڈاکٹر سلطان الطاف علی، ڈاکٹر گوہر نوشاہی، پروفیسر اقبال مجددی، ڈاکٹر خلیل طوقار، سید صبیح الدین رحمانی، ڈاکٹر سہیل شفیق، سید انیس شاہ جیلانی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر معین نظامی، ڈاکٹر تحسین فراقی، ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی، محمد حمزہ فاروقی، ڈاکٹر عبد العزیز ساحر، ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، ڈاکٹر روف پاریکھ، ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر، ڈاکٹر سفیر حیدر، خواجہ رضی حیدر، ڈاکٹر سید محمد اکرم اکرام، ڈاکٹر معین الدین عقیل، پروفیسر شمس الرحمن فاروقی، ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی اور ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم کے نام شامل ہیں۔ اسی وجہ سے اس مجموعہ کی اہمیت کئی گناہ بڑھ جاتی ہے۔

"طاہر نامے "کی تیسری جلد میں تین سو خطوط شامل ہیں۔ اس جلد میں شامل خطوط بھی زیادہ تر علمی وادبی موضوعات کے حامل ہیں۔ اس جلد میں شامل خطوط کا نفسِ مضمون کتب پر تبصرہ ہے۔ ان چار جلدوں کے ساتھ مکمل انصاف کے لیے ایک پی ایچ ڈی لیول کا تھیسز درکار ہے تاکہ ان کی موضوعاتی اور ادبی اہمیت کو بہتر طور پر اجاگر کیا جاسکے۔ تیسری جلد کے کئی اہم پہلو ہیں ان میں ایک آج کل کے یونیورسٹیوں میں ہونے والے مقالات کا ایک المناک پہلو ہے۔ پیر محمد طاہر حسین قادری فہیم چشتی صاحب کے نام ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

> "محترمہ نے حضرت مخدوم الملک کا سوانحی حصہ راقم الحروف کے ایک مقالے سے لیا ہے ۔صفحہ ۲۰ سے ۳۴ صفحہ تک خود بھی ملاحظہ فرمالیں۔ نہ صرف یہ عبارت بلکہ حوالہ جات کی تحریریں بھی من و عن نقل کی ہیں۔ کتابخانہ ابن کرم کا چار جگہ ذکر کیا ہے، البتہ میرے مقالے کا کہیں ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا"۔(۱۳)

جلد چہارم میں ۱۰۲۶ خطوط شامل ہیں اور صفحات کی تعداد ۳۷۲ ہے۔ اس کتاب میں بھی ملک کی نامور شخصیات ڈاکٹر سید خورشید رضوی، پیر سید صابر حسین شاہ بخاری، ڈاکٹر سفیر حیدر، پروفیسر خیال آفاقی، ڈاکٹر عارف نوشاہی اور ڈاکٹر نجیبہ عارف صاحبہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف کے نام رقمطراز ہیں کہ:

> "میرا زیادہ تر کام صوفیہ کرام کی علمی اور عرفانی خدمات پر مشتمل ہے، تاریخ ابنِ کرم کے آخر میں بندہ کی مطبوعہ کتابوں کی ایک فہرست موجود ہے، آپ کی دلچسپی سے متعلق جو کتب ہوں فرمایئے گا میں ارسال کر دوں گا۔"(۱۴)

مختصراً "طاہر نامے "اپنی علمی ادبی حیثیت سے اہمیت کے حامل ہیں۔ نٹشے نے کہا تھا "کسی قوم کی بقا کا دارومدار محاسن کی مسلسل اور غیر مختتم تولید پر ہے۔"(۱۵) یہاں پر اختصار کے ساتھ ان خطوط کا تعارف پیش کیا گیا ہے تاکہ اہل علم اور بالخصوص یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کے لیے مفید ثابت ہو۔

حوالہ جات

۱۔ نسرین ممتاز بصیر، ڈاکٹر، خط کا مفہوم، تعریف اور مکتوب نگاری کی روایت، مشمولہ "تحقیق"، جامشورو: سندھ یونیورسٹی، شعبہ اُردو، جلد ۲۰، مکتوبات نمبر، جنوری تا جون ۲۰۱۲ء، ص:۶

۲۔ حبیب اللہ آموزکار، فرہنگ فارسی دانش (تہران: موسسہ نشر علوم نورین، انتشارات صفار، ۱۳۸۴ء، ص:۸۶۹

۳۔ ایس۔ ڈبلیو۔ فیلن، ڈاکٹر، اُردو انگریزی ڈکشنری، لاہور، اُردو سائنس بورڈ، بار دوم، ۱۹۸۶ء، ص:۱۱۱۰

۴۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام ڈاکٹر ادریس السندی، (مشمولہ)، طاہر نامے، غیر مطبوعہ، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، بتاریخ ۱۷ مئی ۲۰۲۴ء، جلد اول، جھنگ، ۵

۵۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام حاجی محمد نواز قادری، (مشمولہ)، طاہر نامے، (غیر مطبوعہ)، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، جلد اول، جھنگ، ص:۱۹

۶۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام محمد نواز قادری، (مشمولہ)، طاہر نامے، (غیر مطبوعہ)، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، جلد اول، جھنگ، ص:۵۲

۷۔ شیر محمد اختر، سگمنڈ فرائیڈ، حالاتِ زندگی اور نظریات، لاہور، فکشن ہاوس، ۲۰۱۴ء، ص:۴۳

۸۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام ساجد امتیاز، (مشمولہ)، طاہر نامے، (غیر مطبوعہ)، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، جلد اول، جھنگ، ص:۳۳۶

۹۔ امجد اسلام امجد، (پیش لفظ)، نوشی گیلانی کی شاعری، (مشمولہ)، محبتیں شمار کرنا از نوشی گیلانی، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ص:۲۴۱

۱۰۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام عبدالعزیز جاوید، (مشمولہ)، طاہر نامے، (غیر مطبوعہ)، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، جلد دوم، جھنگ، ص:۹۳

۱۱۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام ڈاکٹر تحسین فراقی، (مشمولہ)، طاہر نامے، (غیر مطبوعہ)، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، جلد دوم، جھنگ، ص:۲۴۳

۱۲۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام مشتاق احمد، (مشمولہ)، طاہر نامے، (غیر مطبوعہ)، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، جلد دوم، جھنگ، ص:۲۶۹۔۲۶۷

۱۳۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام فہیم چشتی، (مشمولہ)، طاہر نامے، (غیر مطبوعہ)، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، جلد سوم، جھنگ، ص:۲۵۹

۱۴۔ محمد طاہر حسین قادری، مکتوب بنام ڈاکٹر نجیبہ عارف، (مشمولہ)، طاہر نامے، (غیر مطبوعہ)، مملوکہ کتابخانہ ابنِ کرم، جلد چہارم، جھنگ۔ ص:۵۸

۱۵۔ نٹشے مقولہ (مشمولہ)، اقبال پیامبر انقلاب، لاہور، فیروز سنز ۱۹۶۱ء، ص:۱۰

Reference in Roman Script:

1. Nasreen Mumtaz Baseer,Dr.,Khat Ka Mafhoom,Tareef or Maktoob Nigari ki Riwayat,mashmola,Tehqeeq,Shoba Urdu,Sindh University ,Jam Shoro,Jild No:20,Maktobat Nomber,January -June 2012,p:6
2. Habeeb ullah,Amoz kar,Farhang e Farsi Danish,Mossa Nasher Aloom Noreen,Intesharat Safar,Tehran,1384,p:869
3. S.W. Felan,Dr.,Urdu Angrezi Dictionary,Urdu Sience Board,Lahore,Bar Doom,1986,p:1110
4. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Banam, Doctor Adrees ul Sandi,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Batareekh 17 May 2024,Jild Awal,Jhang,p:5

5. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Baanam, Haji Muhammad Nawaz Qadri,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Jild Awal,Jhang,p:19
6. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Baanam, Muhammad Nawaz Qadri,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Jild Awal,Jhang,p:52
7. Sheer Muhammad Akhtar,Sagmind Faried(halat e zindgi aor nazryat),Lahore:Fiction House,Ishat 2014,p:43
8. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Baanam, Sajid Imtiaz,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Jild Awal,Jhang,p:336
9. Amjid Islam Amjid,Pesh Lafz,Noshi Gilani Ki Shaeri,Mashmola,Mohabateen Shumar Karna az Noshi Gilani ,Lahore:Alhamd Publications,Ishaet 2012,p:241
10. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Baanam,Abdul Aziz Javaid ,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Jild Awal,Jhang,p:93
11. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Baanam,Doctor Tehseen Firaqi,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Jild Doom,Jhang,p:243
12. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Baanam,Mushtaq Ahmad,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Jild Doom,Jhang,p:267-269
13. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Baanam,Faheem Chishti,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Jild Soom,Jhang,p:259
14. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Maktoob Baanam ,Doctor Najeeba Arif,Mashmoola ,Tahir Namey,Ghair Matboa,Mamloka:Kitab khana Ibn e Karam,Jild chaharum,Jhang,p:58
15. Nutshey: Maqola,Mashmola,Iqbal Payamber e Inqlab,Lahore:Feroz Sons,Ishat Awal,1961,p:10